مسئلہ قربانی

رفیع اللہ

جمہور ائمہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں قطعیت کے ساتھ یہ حکم کہیں نہیں آیا کہ حج کے دنوں میں مکہ معظمہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی قربانی کرنا لازم ہے. ایسی قربانی کا ثبوت چونکہ احادیث سے ملتا ہے اس لئے ان کے نزدیک یہ سنت ہے۔

فالاضحیۃ سنۃ عین مؤکدۃ یثاب فاعلھا ولا یعاقب تارکھا (۱) — قربانی سنت عین موکدہ ہے. کرنے والا مستحق ثواب ہے اور ترک کرنے والے پر کوئی شرعی گرفت نہیں۔

قرآن مجید میں قربانی کے متعلق جو کچھ آیا ہے اسے حج کے موقعہ کی قربانی کے متعلق سمجھا جاتا ہے قاضی ابو یوسف اور امام محمدؒ کا مسلک بھی جمہور ائمہ کے مطابق ہے. لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک قربانی واجب ہے۔

احادیث اور قربانی

جن احادیث سے قربانی کا حکم ثابت کیا جاتا ہے. وہ مندرجہ ذیل پانچ ہیں :۔

۱ - عن ابی رملۃ عن مخنف بن سلیم، — ابو رملہ مخنف بن سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم

ان رسول اللہ صلعم قال بعرفۃ ان علی کل اھل بیتٍ فی کل عامٍ اضحیٰ" (۲)

نے عرفات کے میدان میں یہ فرمایا: ہر گھر والے پر سال میں ایک مرتبہ قربانی ہے"

۲- عن حبیب بن مخنف عن ابیہ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول بعرفۃ: علی کل اھل بیت ان یذبحوا فی کل رجب شاۃ و فی کل اضحی شاۃ" (۳)

حبیب بن مخنف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو عرفات کے میدان میں یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ "ہر گھر والے پر ایک قربانی ماہ رجب میں اور ایک قربانی ذوالحج میں لازم ہے۔

۳- عن الحسن ان رسول اللہ امر بالاضحیٰ (۴)

حضرت حسن رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قربانی کا حکم دیا۔

۴- عن ابن المسیب عن ابی ھریرۃ: ان رسول اللہ صلعم قال: "من وجد سعۃً فلیضح" (۵)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا: "خوش حال آدمی ضرور قربانی کرے"

۵- عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلعم: "من وجد سعۃً فلم یضح فلا یقرب مصلانا" (۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ نے فرمایا: "جس نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ کی، تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔"

ان تمام احادیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ ان تمام احادیث کی صحت مشکوک ہے۔

وکل ھذا لیس بشیئ (۷)

ان تمام (احادیث) کی (حجت کے اعتبار سے) کوئی حیثیت نہیں۔

اور پھر ان کے ضعیف ہونے کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں:

اما احادیث مخنف فعن ابی رملۃ الغامدی وحبیب بن مخنف وکلاھما مجھولٌ لایدری واما احادیث الحسن فمرسلٌ واما احادیث ابی ھریرۃ فکلا طریقیہ من روایۃ عبداللہ بن عیاش ابن عباس القتبانی ولیس معروفًا بالثقۃ۔ (۸)

مخنف کی دونوں احادیث یعنی ابورملہ الغامدی کی روایت سے اور حبیب بن مخنف کی روایت سے تو یہ دونوں مجہول الحال اور گمنام قسم کے راوی ہیں۔ حسن رضؓ کی حدیث مرسل ہے۔ اور ابوہریرہ کی دونوں احادیث میں ایک راوی عبداللہ بن عیاش ابن عباس القتبانی ہے، جو غیر معتبر ہے۔

اس مضمون کی بھی کچھ احادیث پیش کی جاتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم حج کے دنوں میں مدینہ شریف میں قربانی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان احادیث کے آخری حصہ کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث مسند احمد میں بڑی تفصیل سے آئی ہے، اور علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں اسے نقل کیا ہے۔ حدیث کے آخری حصہ کے الفاظ راوی حدیث علی بن حسین کی زبانی سنئے:

"... فمكثنا سنين ليس لرجل من بني هاشم يضحي قد كفاه الله المؤنة برسول الله صلعم والغرم" (رواہ احمد) (۹)

ہم بنی ہاشم میں کوئی فرد بھی قربانی نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ ہم لوگ نبی صلعم کی قربانی کو سارے بنی ہاشم کے لئے کافی سمجھتے تھے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ قربانی آپ صلعم کے لئے تو لازمی تھی لیکن امت کے لئے نہیں:

"ثلاث كتبت علي ولم تكتب عليكم الضحى والاضحية والوتر" (۱۰)

"تین چیزیں میرے لئے تو لازمی ہیں لیکن امت کے لئے نہیں: نماز چاشت، قربانی اور وتر"

قربانی دورِ صحابہ میں

فرموداتِ نبوی کی عملی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ تھے یہی وجہ ہے کہ امت کا سوادِ اعظم ان کے عمل کو معیارِ حق سمجھتا ہے۔ ان کے دور میں بھی قربانی کا رواج اس قدر کم تھا کہ قربانی کے روز گوشت بازار میں فروخت ہوتا تھا حضرت ابن عباس کے بارے میں روایت ہے:

قال عكرمة بعثني ابن عباس بدرهمين اشتري بهما لحما، وقال: من لقيت فقل له هذه اضحية ابن عباس (۱۱)

حضرت ابن عباس سے جب قربانی کے متعلق دریافت کیا گیا تو عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے انہوں نے دو درہم دیکر بازار سے گوشت خریدنے کے لئے بھیجا اور تاکید کی کہ راستے میں ہر ملنے والے سے کہدینا کہ یہی ابن عباس کی طرف سے قربانی ہے۔

علامہ ابن حزم نے قربانی کے غیر واجب ہونے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے:

قال ابو محمد: لا يصح عن احد من الصحابة ان الاضحية واجبة، وصح ان الاضحية ليست واجبة - عن سعيد بن المسيب

قربانی کے غیر واجب ہونے پر صحابہ کا اجماع ہے۔ سعید بن المسیب اور الشعبی سے بھی یہی روایت ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ قربانی کی بجائے

دراهم احبّ الیّ من ان اضحیٰ" (۱۲) — پسندیدہ ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی قربانی کے عوض نقد خیرات دینے کو پسندیدہ خیال کرتے تھے۔

عن سوید بن غفلۃ قال: قال لی بلال: ماکنت ابالی لوضحیت بدیک ولان آخذ الثمن الاضحیۃ فاتصدق بہ علی مسکین مقتر فھو احب الیّ من ان اضحیٰ (۱۳)

سوید بن غفلۃ سے حضرت بلال رضؓ نے فرمایا کہ انہیں اس امر کی پروا نہیں ہے کہ وہ قربانی کے لئے مرغ ذبح کریں۔ بلکہ قربانی کی قیمت لے کر کسی حاجتمند پر خرچ کردینا ان کے نزدیک قربانی سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

شاید بعض ائمہ نے مؤذن رسول اللہ صلعم حضرت بلال رضؓ کے اس عمل سے پرندوں کی قربانی کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ اور یہ روایت بھی موجود ہے کہ آپ قربانی کے لئے مرغ ہی ذبح کرتے تھے:

وروی عن بلال انہ ضحی بدیک (۱۴) — حضرت بلالؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے مرغ کی قربانی دی۔

اب اس بارے میں ائمہ مجتہدین کا مسلک ملاحظہ ہو:

والاضحیۃ جائزۃ بکلّ حیوان یوکل لحمہ من ذی اربع او طائر، کالفرس والابل وبقر الوحش والدیک وسائر الطیر والحیوان الحلال اکلہ۔ (۱۵)

ہر حیوان جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی قربانی جائز ہے چاہے وہ مویشیوں میں سے ہو یا پرندوں میں سے۔ مثلاً گھوڑا، اونٹ، جنگلی گائے، مرغ اور دوسرے تمام پرندے اور حیوان جن کا کھانا حلال ہے۔

کبار صحابہ کے متعلق وضاحت سے یہ آتا ہے کہ وہ عمداً صرف اس لئے قربانی نہیں کرتے تھے کہ کہیں لوگ اسے واجب نہ سمجھ لیں۔ امام شافعی جو قربانی کے واجب ہونے کو تسلیم نہیں کرتے، ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کے عمل کو اپنے مسلک کی تائید میں بطور پیش کرتے ہیں۔

قد بلغنا ان ابابکر وعمر رضی اللہ عنہما کانا لایضحیان کراھیۃ ان یقتدی بھما لیظن من راھما انھا واجبۃ (۱۶)

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس خدشہ سے قربانی نہیں کرتے تھے کہ کہیں لوگ ان کی پیروی میں اسے واجب نہ سمجھ لیں۔

علامہ شوکانی نے بھی بیہقی کی روایت سے یہی روایت نیل الاوطار میں نقل کی ہے۔

علامہ ابن حزم نے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

عن ابن سریحۃ حذیفۃ بن اسید الغفاری قال: لقد رأیتُ ابابکر وعمر ما یضحیان کراھیۃ ان یقتدی بھا۔ (۱۷)

حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ قربانی کو اس خیال کی وجہ سے مکروہ سمجھتے تھے کہ کہیں لوگ اس کی اقتدا ضروری نہ سمجھ لیں۔

حضرت عمرؓ سے تو یہاں تک منقول ہے کہ وہ حج کے موقع کی قربانی، جس کا ذکر کسی نہ کسی حیثیت سے قرآن مجید میں آیا ہے کبھی ترک کر دیتے تھے۔

عن ابراھیم قال: کان عمر یحج ولا یضحی وکان اصحابنا یحجون معھم الورق والذھب فلا یضحون۔ (۱۸)

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حج کرتے تھے، لیکن قربانی ترک کرتے تھے۔ اس طرح ہمارے بہت سے رفقا حج کے موقع پر باوجود نقدی ہونے کے قربانی نہیں کرتے تھے

ائمہ مجتہدین میں امام مالک رح کے مسلک کی بنیاد شاید حضرت عمر رضؓ اور ان دوسرے حضرات کے عمل پر ہے جبکہ وہ حج کرنے والے کے لئے قربانی کی رخصت دیتے ہیں۔

ورخص مالک للحاج فی ترکھا بمنی (۱۹)

امام مالک رح نے حج کرنے والے کے لئے قربانی ترک کر دینے کی رخصت دی۔

اور بھی بہت سے صحابہ کرام ہیں جن کے متعلق وضاحت سے منقول ہے کہ باوجود کثیر مال کے وہ صرف اس لئے قربانی نہیں کرتے تھے کہ کہیں لوگ اسے واجب سمجھ کر ان کی اقتدا نہ شروع کر دیں، حضرت ابومسعود انصاری کے متعلق شمس الائمۃ سرخسی لکھتے ہیں۔

وقال ابومسعود الانصاری انہ لیغدو علی الف شاۃ ویراح فلا اضحی مخافۃ ان یراھا الناس واجبۃً (۲۰)

حضرت ابومسعود انصاری نے فرمایا کہ میرے پاس صبح شام ایک ہزار بکریاں آتی جاتی تھیں لیکن میں نے اس خوف سے قربانی نہیں کی کہ کہیں لوگ اسے ضروری نہ سمجھ لیں

علامہ ابن حزم نے ان کے مزید الفاظ نقل کئے ہیں۔ بلا شبہ مسلمانوں کی سہولت اور آسانی کے خیال سے میں قربانی ترک کر دینے کا ارادہ کر چکا ہوں، کیونکہ اندیشہ ہے کہ لوگ کہیں اسے ضروری نہ سمجھ لیں۔ (۲۱)

شمس الائمۃ سرخسی نے جہاں حضرت ابومسعود انصاری کا مسلک بیان کیا ہے اس کے بعد ایک نہایت ہی وزنی اعتراض نقل کرتے ہیں کہ اگر قربانی واجب ہوتی تو جیسا کہ حالتِ احرام میں شکار کرنے کے تاوان میں فدیے کے جانور کا گوشت قربانی کرنے والا خود نہیں کھا سکتا تو اسی طرح قربانی

کا گوشت بھی کھانا جائز نہ ہوتا۔

والدلیل علیہ ان یحل لہ التناول منہ واطعام الغنی ولو کان واجبًا لم یحل لہ التناول کما فی جزاء الصید (۲۲)

اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کا کھانا جائز ہے اور اگر صاحب قربانی پر قربانی واجب ہوتی تو اسے اس کا کھانا جائز نہ ہوتا جس طرح فدیے کے جانور کا گوشت قربانی کرنے والا نہیں کھا سکتا

علامہ شوکانی نے بھی بہت سے بزرگانِ دین کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ وہ قربانی واجب نہیں سمجھتے تھے۔ فرماتے ہیں: جمہور کے نزدیک قربانی واجب نہیں۔ امام نووی رح نے کہا کہ ابوبکر صدیق رض عمر فاروق رض، حضرت بلال رض حضرت ابومسعود رض، سعید بن مسیب، علقمہ، اسود، عطا، مالک، احمد، ابویوسف، اسحاق، ابوثور مزنی، ابن المنذر اور امام داؤد وغیرہم قربانی کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔ بحر میں ہے کہ ابن عباس اور ابن مسعود بھی اسے واجب نہیں سمجھتے تھے۔ (۲۳)

قربانی کی کھالیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہمارے ہاں اس مسئلہ سے دلچسپی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص طبقہ اپنے آپ کو قربانی کی کھالوں کا حقدار سمجھتا ہے۔ معلوم نہیں، یہ خیال کہاں تک صحیح ہے لیکن جمہور فقہا جو قربانی کے سنت ہونے کے قائل ہیں، وہ تو قربانی کی کھالوں کو ذاتی مصرف میں لانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ بعض نے تو ان کے فروخت تک کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ جو صحابہ قربانی کرتے تھے وہ کھالیں اپنے ذاتی مصرف میں لاتے تھے۔

"ویتخذون منھا الاسقیۃ" (۲۴) قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنا لیتے تھے۔

امام ابوحنیفہ رح کا بھی قریب قریب یہی مسلک تھا۔

وقال ابوحنیفۃ: یجوز بیعہ بغیر الدراھم والدنانیر ای بالعروض وقال عطاء یجوز بکل شیئ دراھم والدنانیر وغیر ذلک (۲۵)

امام ابوحنیفہ رح صرف سامانِ ضرورت کے عوض قربانی کی کھالوں کو بیچنا جائز سمجھتے تھے اور عطا کے نزدیک تو نقد رقم کے عوض بھی فروخت کی جا سکتی ہیں۔

علامہ ابن حزم بھی بہت سے ائمہ مجتہدین کا یہی مسلک نقل کرتے ہیں:

وسئل الشعبی عن جلود الاضاحی؟ فقال: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا، ان

امام شعبی سے قربانی کی کھالوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے

شئتَ فبِعْ وان شئتَ فامسك

قربانیوں کا گوشت وغیرہ نہیں پہنچتا اس لئے اگر چاہو تو قربانی کی کھال فروخت کر دو چاہے اپنے ذاتی استعمال کے لئے اپنے پاس رکھو۔

وصح عن ابی العالیۃ انّہ قال : لاباس ببیع جلود الاضاحی لنعم الغنیمۃ تاکل اللحم وتقضی النسك ویرجع الیك بعض الثمن وذھب آخرون الی مثل ھذا الا انھم اجازوا ان یباع بہ شئی دون شئی (۲۶)

ابوالعالیہ سے یہ صحیح روایت ہے کہ قربانی کی کھالوں کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اچھی غنیمت ہے کہ گوشت بھی کھاؤ، قربانی بھی ہو جائے اور اخراجات کا کچھ واپس بھی مل جائے۔ دوسرے ائمہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن صرف گھر کی ضروریات کے عوض قربانی کی کھالوں کی فروخت کو جائز سمجھتے ہیں۔

مضمون ختم کرنے سے پہلے اس حقیقت کو دہرا دینا نامناسب نہ ہوگا کہ بے شک صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کا مسلک برحق ہے لیکن حضرت بلال رضؓ کا مسلک بہت ہی ترقی پسندانہ ہے کہ قربانی کے لئے صرف مرغ کافی ہے اور اگر قربانی کی بجائے اس کی قیمت سے کسی حاجتمند کی ضرورت پوری کر دی جائے تو یہ اس سے بھی زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عبدالرحمٰن الجزیری، الفقہ علی المذاھب الاربعہ : جلد: ۱، مطبعہ دار الکتب المصریہ (۱۹۳۶ء) صـ ۵۹۳۔

۲، ۳، ۴، ۵، ۶۔ ابن حزم، المحلّی : جلد: ۷، ادارۃ الطباعۃ المنیر (۱۳۴۸ھ) صـ ۳۵۶، صـ ۳۵۷۔

۷۔ ایضاً صـ ۳۵۷

۸۔ ایضاً

۹۔ محمد بن علی الشوکانی، نیل الاوطار، جلد ۵، مطبعہ مصطفیٰ الحلبی (۱۹۵۲ء)، صـ ۱۱۷۔

۱۰۔ سید محمود آلوسی، تفسیر روح المعانی، جلد: ۳۰، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ (ت۔ند) صـ ۲۴۷

١١ - ابن رشد، بدایۃ المجتہد، جلد اوّل: مطبعۃ الجمالیہ (۱۳۲۹ھ)، ص۳۴۷
۱۲، ۱۳ - المحلّی، حوالہ سابقہ ص۳۵۸
۱۴ - ایضاً، و"بدایۃ المجتہد" حوالہ سابقہ ص۳۴۸
۱۵ - المحلّی، حوالۂ سابقہ، ص۳۷
۱۶ - امام شافعی، کتاب الامّ، جلد: ۲، مطبعہ امیریہ بولاق (۱۳۲۱ھ) ص۱۸۹
۱۷ - المحلّی، حوالۂ سابقہ ص۳۵۸
۱۸ - ایضاً ص۳۷۵
۱۹ - بدایۃ المجتہد، حوالۂ سابقہ: ص۳۴۷
۲۰ - شمس الدین سرخسی، المبسوط، جلد: ۱۲، مطبعۃ السعادۃ مصر(ت۔ن) ص۸
۲۱ - "عن ابی مسعود عقبہ بن عمرو البدری انہ قال: لقد هممت ان ادع الاضحیہ وانی لمن ایسر کم مخافۃ ان یحسب الناس انھا حتم واجبٌ"۔ المحلی، حوالہ سابقہ، ص۳۵۸
۲۲ - المبسوط، حوالۂ سابقہ
۲۳ - "ان الاضحیۃ غیر واجبۃ بل سنّۃ وھم الجمھور، قال النووی: وممن قال بھذا ابوبکر و عمر وبلال، وابو مسعود البدری، وسعید بن المسیّب، وعلقمۃ والاسود وعطاء ومالک واحمد وابو یوسف، وأبوثور والمزنی وابن المنذر وداود وغیرھم انتھی۔ وحکاہ فی البحر ایضاً عمن ذکر من الصحابۃ وعن ابن مسعود وابن عباس" نیل الاوطار"۔ حوالۂ سابقہ، ص۱۱۸
۲۴ - جلال الدین سیوطی، تنویر الحوالک، شرح موطا امام مالک، جلد: ۱، مطبعہ استقامۃ (۱۹۳۷ء) ص۳۲۱
۲۵ - بدایۃ المجتہد، حوالۂ سابقہ ص۳۵۵
۲۶ - المحلّی، حوالۂ سابقہ، ص۳۸۵ - ص۳۸۶